

حضرت فاطمہ زہراء (سلام اللہ علیہا) کے چالیس گوہر بار نورانی احادیث (قسط-4)

<?xml encoding="UTF-8">

حضرت فاطمہ زہراء (سلام اللہ علیہا) کے چالیس گوہر بار نورانی احادیث (قسط-4)
ترجمہ: یوسف حسین عاقلی پاروی

۳۰. جہاد

رَغِبَ النَّبِيُّ (ص) فِي الْجِهَادِ، وَذَكَرَ فَضْلَهُ،

فَسَأَلْتُهُ الْجِهَادَ،

فَقَالَ: أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى شَيْءٍ يَسِيرٍ، وَأَجْرُهُ كَثِيرٌ؟

ما مِنْ مُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ يَسْجُدُ عَقِبَ الْوَتْرِ سَجْدَتَيْنِ، وَيَقُولُ فِي كُلِّ سَجْدَةٍ: «سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ»
خَمْسَ مَرَّاتٍ، لَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ حَتَّى يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُ ذُنُوبَهُ كُلَّهَا، وَإِنْ مَاتَ فِي لَيْلَتِهِ مَاتَ شَهِيداً.

نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے جہاد کی ترغیب دی اور اس کے مناقب و فضائل کو بیان فرمایا۔ تو میں نے ان سے جہاد سے متعلق پوچھا: تو انہوں نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایک آسان کام کی طرف رہنمائی نہ کروں جس کا اجر عظیم ہو؟

کوئی بھی مومن مرد اور مؤمنہ عورت، نماز وتر کے بعد دو سجدے کرے اور ہر سجدے میں پانچ مرتبہ کہے:

«سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ»

تو (پروردگار اس کے سجدے سے) سر اٹھانے سے پہلے، اس کے تمام گناہ معاف فرمائے گا۔ اور اگر وہ شخص اسی رات کو مر جائے تو اس کی موت شہید کی موت ہے۔

(مختصر المحاسن المجتمعة في فضائل الخلفاء الأربعة : ص ۱۹۲)

۳۱. مسجد میں داخل اور مسجد سے نکلنے کی دعاء اور ذکر

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (ص) إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَقُولُ: «بِسْمِ اللَّهِ، وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي، وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ».

وَإِذَا خَرَجَ قَالَ: «بِسْمِ اللَّهِ، وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي، وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ فَضْلِكَ».

رسول خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جب بھی مسجد میں داخل ہوتے تو یہ جملہ فرماتے:

«بِسْمِ اللَّهِ، وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي، وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ».

اور جب بھی مسجد سے باہر تشریف لاتے تو یہ جملہ فرماتے:

«بِسْمِ اللَّهِ، وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي، وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ فَضْلِكَ».

(سنن ابن ماجہ : ج ۱ ص ۲۵۳ ح ۷۷۱)

۳۲. روز غدیر کی یاد آوری

لَمَّا مَنِعَتْ فَذَكَرَ وَخَاطَبَتِ الْأَنْصَارَ، فَقَالُوا: يَا بِنْتَ مُحَمَّدٍ، لَوْ سَمِعْنَا هَذَا الْكَلَامَ مِنْكَ قَبْلَ بَيْعَتِنَا لِأَبِي بَكْرٍ مَا عَدَلْنَا بِعَلِيِّ أَحَدًا،

فَقَالَتْ - : وَهَل تَرَكَ أَبِي يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ لِأَحَدٍ عُذْرًا؟ !

جب (آپ علیہا السلام) کو فدک سے منع کیا گیا۔ تو آپ (علیہا السلام) انصار سے مخاطب ہوئے تو انصار کہنے لگے: اے محمد (ص) کی بیٹی! اگر ہم نے ابوبکر کی بیعت کرنے سے پہلے آپ کی یہ باتیں سن لی ہوتیں تو ہم کبھی بھی علی (ع) سے منہ نہ موڑتے،

اس وقت آپ (ع) نے فرمایا: کیا میرے والد نے غدیر خم کے دن کسی کے لیے کوئی عذر باقی چھوڑا تھا؟!
(الخصال : ص ۱۷۳ ح ۲۲۸)

۳۳. محبت اور بغض امام علی (ع)

خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ (ص) عَشِيَّةَ عَرَفَةَ، فَقَالَ: ... هَذَا جَبْرَائِيلُ يُخْبِرُنِي أَنَّ السَّعِيدَ كُلَّ السَّعِيدِ حَقُّ السَّعِيدِ مَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا فِي حَيَاتِهِ وَبَعْدَ مَوْتِهِ، وَأَنَّ الشَّقِيَّ كُلَّ الشَّقِيَّ حَقُّ الشَّقِيَّ مَنْ أَبْغَضَ عَلِيًّا فِي حَيَاتِهِ وَبَعْدَ وَفَاتِهِ.

رسول خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) عرفہ کی شام ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: "... یہ جبرائیل ہے جس نے مجھے خبر دی ہے: حقیقی خوش نصیب اور سعید و کامل وہ شخص ہے جو علی (ع) سے ان کی زندگی میں اور ان کی شہادت کے بعد محبت کرے اور حقیقی بدبخت اور شقی شخص، وہ ہے جو علی (ع) سے ان کی زندگی میں اور ان کی شہادت کے بعد ان سے بغض و حسد رکھے۔

(الأمالي للصدوق : ص ۲۴۸ ح ۲۷۰)

۳۴. ہم نے رسول اللہ (ص) کو چھوڑ دیا

سَمِعْتُ أَبِي (ص) فِي مَرَضِهِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ يَقُولُ وَقَدْ امْتَلَأَتِ الْحُجْرَةُ مِنْ أَصْحَابِهِ :-

أَيُّهَا النَّاسُ! يَوْشِكُ أَنْ أَقْبِضَ قَبْضًا سَرِيعًا، وَقَدْ قَدَّمْتُ إِلَيْكُمْ الْقَوْلَ مَعْذِرَةً إِلَيْكُمْ، أَلَا وَإِنِّي مُخَلِّفٌ فِيكُمْ كِتَابَ رَبِّي عَزُوجِلْ وَعِثْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي.

ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَقَالَ: هَذَا عَلِيٌّ مَعَ الْقُرْآنِ وَالْقُرْآنُ مَعَ عَلِيٍّ، لَا يَفْتَرِقَانِ حَتَّى يَرِدَا عَلَى الْحَوْضِ، فَأَسْأَلُكُمْ مَا تَخْلِفُونِي فِيهِمَا .

میں نے اپنے والد سے ان کی بیماری جو، آپ (ص) کی شہادت کا باعث بنی اس وقت یہ فرماتے سنی :- جب کہ اس وقت آپ (ص) حجرہ، بیت الشرف اصحاب سے بھرا ہوا تھا -

آپ (ص) نے فرمایا: (آپ (ص) کی سخن، خطاب اور تقریر کی حالت تھی)

"اے لوگو! میں دیکھ رہا ہوں کہ جلدی اس دنیا سے جانے والا ہوں، اور میں تم لوگوں کو پہلے ہی بتا چکا ہوں

تاکہ اس کے بعد کوئی عذراقی نہ رہ جائے۔ جان لو کہ میں تمہارے درمیان سے اپنے حقیقی رب کی جانب عازم

سفر ہوں لیکن کتاب الہی، قرآن مجید اور میرے اہل بیت و عترت کو تمہارے درمیان چھوڑ رہا ہوں۔

پھر علی (ع) کا ہاتھ پکڑ کر ارشاد فرمایا: یہ علی قرآن کے ساتھ ہے اور قرآن علی کے ساتھ ہے۔ یاد رکھنا یہ دونوں اس

وقت تک ایک دوسرے سے الگ اور جدا نہیں ہوں گے جب تک کہ وہ حوض کوثر کے کنارے میرے پاس نہ آئیں

اور اس وقت میں تم سے پوچھوں گا کہ تم نے ان دونوں کے ساتھ (کس طرح ان کی مخالفت کی) کیا سلوک کیا۔

(ینابیع المودّة : ج ۱ ص ۱۲۴ ح ۵۶)

۳۵. شیعین امام علی (ع) بہشت میں

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (ص) لِعَلِيٍّ (ع): أَمَا إِنَّكَ يَا أَبْنَى أَبِي طَالِبٍ وَشِيعَتَكَ فِي الْجَنَّةِ.

رسول اکرم (ص) نے علی (ع) سے فرمایا: اے ابو طالب کے بیٹے! تم اور تمہارے شیعہ جنت میں (ساتھ) ہوں گے۔

(دلائل الإمامة : ص ۶۸ ح ۴)

۳۶. فضایل اہل بیت (ع)

فِي خُطْبَتِهَا الْفَذَكِيَّةِ - : ...وَاحْمَدُوا اللَّهَ الَّذِي لِعَظَمَتِهِ وَنُورِهِ يَبْتَغَى مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ، وَنَحْنُ وَسِيلَتُهُ فِي خَلْقِهِ، وَنَحْنُ خَاصَّتُهُ، وَمَحَلُّ قُدْسِهِ، وَنَحْنُ حُجَّتُهُ فِي غَيْبِهِ، وَنَحْنُ وَرَثَةُ أَنْبِيَائِهِ .

فدک کے بارے میں اپنی خطبہ فدکیہ میں: فرمایا --- تمام تعریفیں اس کی ذات اقدس کی عظمت ، اور نور الہی کی وجہ سے، زمین اور آسمانوں میں ہر کوئی اس تک پہنچنے کا ذریعہ اور وسیلہ تلاش کر رہا ہے۔ ہم پیغمبر (ص) کے اہل بیت ہیں، جو پروردگار اور مخلوق کے درمیان رابطے کا ذریعہ۔ ہم اللہ کے پاک و مقدس، خالص اور مقدس چنے ہوئے ہستیاں ہیں، ہم ہی حجت الہی اور رہنما ہیں۔ اور ہم ہی پروردگار عالم کے نبیوں کے وارث ہیں۔

(شرح نہج البلاغۃ لابن ابی الحدید : ج ۱۶ ص ۲۱۱)

۳۷. تجہیز و تکفین کی وصیت

لِلْإِمَامِ عَلِيٍّ (ع) - : إِنِّي أَوْصِيكَ فِي نَفْسِي وَهِيَ أَحَبُّ الْأَنْفُسِ إِلَيَّ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ (ص)، إِذَا أَنَا مِتُّ فَغَسِّلْنِي بِبَيْدِكَ، وَخَنِّطْنِي، وَكَفِّنِّي، وَادْفِنِّي لَيْلًا، وَلَا يَشْهَدْنِي فُلَانٌ وَفُلَانٌ، وَاسْتَوْدِعْتُكَ اللَّهُ تَعَالَى حَتَّى أَلْقَاكَ، جَمَعَ اللَّهُ بَيْنِي وَبَيْنَكَ فِي دَارِهِ وَقُرْبِ جَوَارِهِ .

امام علی علیہ السلام سے خطاب:

میں تمہیں اپنے بارے میں وصیت کرتی ہوں کہ آپ ، رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بعد میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے۔

جب میرا انتقال ہو جائے تو مجھے اپنے ہاتھوں سے غسل وحنوط دینا اور مجھے آپ ہی تجہیز و تکفین کرنا اور رات کی تاریکی میں دفن کر دینا تاکہ فلاں فلاں میرے جنازے اور تشییع جنازہ میں شریک نہ ہوں۔ میں آپ کو پروردگار عالم کے سپرد کرتی ہوں یہاں تک کہ میں آپ سے اس وقت ملوں گی کیونہ پروردگار عالم نے آپ کو اور مجھے اپنے گھر میں اور اپنے جوار میں جگہ عطا کی ہے۔

(بحار الأنوار : ج ۸۱ ص ۳۹۰ ح ۵۶)

۳۸. حقیقی روزہ

مَا يَصْنَعُ الصَّائِمُ بِصِيَامِهِ إِذَا لَمْ يَصُنْ لِسَانَهُ وَسَمْعَهُ وَبَصَرَهُ وَجَوَارِحَهُ؟ !

اگر روزہ دار اپنی زبان، کان، آنکھ اور اعضاء کو محفوظ نہ رکھے تو وہ اپنے روزے کا کیا کرے گا؟!

(دعائم الإسلام : ج ۱ ص ۲۶۸)

۳۹. غدیر خم کی یاد دیہانی

فِي مُحَاجَّتِهَا مَعَ الْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرِينَ لَمَّا مُنِعَتْ فَذَكَ - : أُنْسِيْتُمْ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ (ص) يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ: «مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلَى مَوْلَاهُ»؟ وَقَوْلُهُ: «أَنْتَ مَتَى بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ»؟ .

جب آپ علیہا السلام سے باغ فدک کو چھین لیا گیا تو آپ علیہا السلام نے انصار اور مہاجرین کے ساتھ احتجاج میں فرمایا:

کیا تم بھول گئے ہو کہ رسول خدا (ص) نے غدیر خم کے دن جو فرمایا تھا؟!

"جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے"

اور یہ بھی فرمایا تھا کہ: اے علی تمہاری منزلت میرے لیے ایسے ہے جیسے ہارون کی نسبت موسیٰ (علیہما السلام) کے لیے تھے۔

(أَسْنَى الْمَطَالِب : ص ٥٠)

40. اصحاب رسول خدا(ص) کی سرزنش

حِينَمَا هَجَمَ الْقَوْمُ عَلَى دَارِهَا (فَاطِمَةُ(س)) لِأَخْذِ الْبَيْعَةِ مِنْ عَلِي(ع) :-

لَا عَهْدَ لِي بِقَوْمٍ أَسْوَأَ مَحْضَرًا مِنْكُمْ! تَرَكْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ(ص) جَنَازَةً بَيْنَ أَيْدِينَا وَقَطَعْتُمْ أَمْرَكُمْ فِيمَا بَيْنَكُمْ وَلَمْ تُؤْمَرُوا وَلَمْ تَزُوا لَنَا حَقًّا! كَأَنَّكُمْ لَمْ تَعْلَمُوا مَا قَالَ يَوْمَ غَدِيرِ حُمٍّ! وَاللَّهِ لَقَدْ عَقَدَ لَهُ يَوْمَئِذٍ الْوَلَاءَ لِيَقْطَعَ مِنْكُمْ بِذَلِكَ مِنْهَا الرِّجَاءَ، وَلَكِنَّكُمْ قَطَعْتُمْ الْأَسْبَابَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ نَبِيِّكُمْ، وَاللَّهُ حَسِيبٌ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ .
جب لوگوں کے ایک گروہ ،امیر المؤمنین علی (علیہ السلام) سے بیعت لینے کے لئے جناب فاطمہ

زہراء(سلام) کے گھر کے دروازے پر ہجوم لیکر پہنچا: میرا تم سے زیادہ بدتر اور بدتمیز کسی گروہ کا سامنا نہیں ہوا!
تم نے رسول خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے جنازہ اطہر کو ہمارے سامنے چھوڑ کر، اپنی امر [خلافت] کو آپس میں بانٹنے اور تقسیم کرنے میں لگ گئے ہو، اور نہ ہماری امر (خلافت) کو تسلیم کیا اور نہ ہی ہمارے حق (خلافت) کو دیا گیا۔ ایسا لگتا ہے کہ جیسے تم لوگ نہیں جانتے اور جاہل ہو، کہ رسول خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے غدير خم کے دن کیا ارشاد فرمایا تھا!۔

خدا کی قسم!

اس دن (رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ولایت اور خلافت کو ان کے لئے (علی ع) استوار کیا، تو اس دن سے تمہاری امیدوں پر پانی پھیر گیا تھا۔ لیکن تم لوگوں نے اپنے اور اپنے رسول خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے درمیان سے رشتہ اسباب کو توڑ دی۔

پروردگار عالم، دنیا اور آخرت میں ہمارے اور تمہارے درمیان بہترین حساب کرنے والی ذات ہے۔

(الاحتجاج : ج ۱ ص ۲۰۲ ح ۳۷)